ڈالنا' یہ عمل قلب ماہیت کے تحت نہیں آئے گا۔ سوائے گندے پانی کی صفائی کے اگر اس کا طریقہ درست ہو۔

۷۔ اختلاط ادویہ جس کو "استہلاک عین" کہا گیا ہے۔ یہ قلب ماہیت نہیں ہے۔ انگریزی دواؤں میں پہلے الکوحل ڈالی جاتی تھی۔ جو ان کو سڑنے سے بچاتی تھی۔ اب پیٹنٹ ادویہ میں الکوحل کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب ان ادویات میں الکوحل کی بجائے Methyl Paraben اور Propyl Paraben ڈالتے ہیں جو ادویات کو سڑنے سے بچاتی ہیں۔ میرے سامنے کراچی کا بنا ہوا بین الاقوامی کمپنی پارک ڈیوس کا کھانسی کا شربت ہے جس کا نام Benadryl کف سرپ ہے۔ اس پر لکھا ہے کہ الکوحل سے پاک۔

اب انسولین بھی ہیومن (Human) انسولین آگئی ہے جس میں کسی جانور کا کوئی جزء شامل نہیں ہوتا بلکہ اب زخموں کیلئے ٹنچر بھی سپرٹ کے بغیر بننے لگی۔ پانی میں آئی ڈین کو حل کیا جاتا ہے۔

ہومیوپیتھک ادویات کا مسئلہ

ہومیوپیتھک ادویات میں الکوحل استعمال ہوتی ہے۔ لیکن ان کی گولیوں کی صورت میں جو ادویات مغرب کے ملکوں سے امپورٹ ہوتی ہیں وہ گولیاں بالکل خشک ہوتی ہیں اور الکوحل سے مبرا ہوتی ہیں۔ البتہ قطرات کی صورت میں اگر کوئی دوا امپورٹ ہوگی تو اس میں الکوحل ضرور ہوگی۔

پاک وہند کے ہومیوپیتھک ڈاکٹر اپنی ادویات قطرات اور گولیوں کی صورت میں دونوں طرح دیتے ہیں۔ ایسی ہومیوپیتھک ادویات سے الکوحل دور کرنا بہت آسان ہے۔ پانی کے ابلنے کا درجہ حرارت ۱۰۰ درجہ سنٹی گریڈ ہے جبکہ الکوحل کے ابلنے کا درجہ حرارت ۷۰ درج سنٹی گریڈ ہے۔ اس لئے الکوحل جو گولیوں پر لگی اور ان کی وجہ سے گولیاں گیلی ہوں تو ان سے الکوحل دور کرنا بہت آسان ہے۔ اگر آپ تھوڑی سی سپرٹ یعنی الکوحل ہتھیلی میں ڈالیں یعنی ہتھیلی کو الکوحل سے گیلا کرلیں تو وہ سپرٹ بہت جلد اڑ جائے گی بلکہ ہتھیلی پر جو نمی ہوتی ہے اس کو بھی ساتھ لے کر اڑ جائیگی بلکہ ہتھیلی پر ایک سفیدی سی آجائے گی جو خشک ہونے کی نشاندھی ہوگی۔ اسی طرح قطرات کی صورت میں دوا کو روئی یا خالی پلیٹ پر ڈال دیں تو وہ قطرات جو خوراک میں چند قطرہ ہی ہوتے ہیں بہت جلد اڑ جائیں گے۔ روئی کھائی جاسکتی ہے اور پلیٹ چاٹی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ پلیٹ میں گولیاں رکھ کر یا قطرات ڈال کر ان کو دوسری پلیٹ سے ڈھانک کر

دھوپ میں بھی رکھا جا سکتا ہے یا جلتے ہوئے ٹیبل لمپ کے بلب کے قریب رکھ کر الکوحل کو بڑی آسانی سے اڑا سکتے ہیں۔ اصل مطلوبہ دوا کے ذرات گولیوں یا قطرات کے بقایاجات میں رہ جائیں گے۔ وہ ضائع نہیں ہوں گے۔ بطور فارماسسٹ میں کہتا ہوں کہ یہ طریقہ بالکل درست اور عمدہ ہے۔ راقم الحروف لاہور میں امریکن لبارٹری وائتھ میں تقریباً پانچ سال بطور پروڈکشن منیجر اور جاس اے مینڈوزا کراچی میں بطور فیکٹری منیجر تقریباً سات سال کام کر چکا ہے۔

خاکسار خود بھی ہومیو پیتھک علاج کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ امپورٹڈ گولیاں تو ویسے ہی الکوحل سے مبرا ہوتی ہیں۔ پاکستان ہندوستان کے ڈاکٹروں کے ادویات میں گولیوں سے الکوحل کو پاک کرنا بہت آسان ہے۔

اس خاکسار کا تعلق ہومیو پیتھک کاروبار سے کسی صورت میں کبھی نہیں رہا۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ یہ علاج سستا اور بعض امراض میں بہت مؤثر ہوتا ہے۔ لیکن معالج قابل اور تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ ادویات میں الکوحل میرا خاص موضوع ہے۔ اسلام الکوحل اور سائنس پر ایم اے اسلامیات میں میرا مقالہ بھی تھا۔ ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور میں ۱۹۶۷ء کے قرب وجوار میں راقم الحروف کا ایک مضمون "شراب وقمار" چھ اقساط میں چھپا تھا۔ جس کو دلچسپی ہو وہ یہ مضمون دیکھ سکتا ہے۔

مزید معلوم ہے کہ الکوحل کسی مرض کا علاج نہیں۔ نمونیہ میں یہ الٹا نقصان دہ ہوتی ہے۔ نمونیہ میں الکوحل کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اعضائے رائیسہ کی گرمی جلد پر آجاتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ الکوحل نے گرمی پہنچائی ہے مگر اعضائے رئیسہ کی گرمی جلد پر آنے سے دھوکہ ہوتا ہے۔ حقیقت میں نمونیہ میں الکوحل کا استعمال خطرناک ہے اور اس کی جگہ چائے یا کافی بہتر ہے۔

۸۔ جب حرام چربی کو صابن بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں ایک حد تک قلب ماھیت ہوتی ہے۔ یہ اتنی نہیں ہوتی جس میں کم از کم راقم الحروف صابن کے استعمال کو جائز قرار دے سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صابن بنانا بالکل آسان ہے۔ پاک وہند میں مسلمان کارخانے صابن بنا رہے ہیں۔ اس لئے مسلمان ممالک میں مسلمانوں کو خود تیل یا حلال چربی سے صابن بنا کر استعمال کرنا چاہیے۔ ہمارے مذبح خانوں سے فالتو حلال چربی حاصل کی جا سکتی ہے تو مغرب کی حرام چربی سے بنے ہوئے صابن کو ہم کیوں استعمال کریں؟ البتہ صابن کے جدید کارخانوں میں مغرب میں صابن بنانے کے دوران گلسرین (Glycerine) بھی حاصل کی جاتی ہے۔ اگر ہمارے

کارخانے گلسرین نہ بنا سکتے ہوں کیونکہ یہ ذرا مشکل کام ہے تو مجبوری کی صورت میں باہر کی بنی ہوئی گلسرین استعمال کی جاسکتی ہے لیکن مجبوری کی صورت میں ورنہ مسلمان صابن بناتے وقت خود گلسرین کو علیحدہ کریں۔ ویسے گلسرین کا ایک نعم البدل Propyal Glycol بھی ہے جو ہرگز حرام نہیں اور گلسرین کی جگہ استعمال ہو سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گلسرین کی صورت میں مکمل قلب ماھیت ہو جاتی ہے اور اس کو جائز بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ مغربی ممالک میں بسکٹ میں جو چربی ملائی جاتی ہے اسمیں قلب ماھیت نہیں ہوتی اور ایسے بسکٹ واضح طور پر حرام ہونگے۔ پاکستان میں باہر کی کمپنیاں مثلاً Peahfrean وغیرہ بسکٹ بناتی ہیں جو بناسپتی گھی استعمال کرتی ہیں۔ یہ بسکٹ بالکل جائز ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ میں ہڈیوں کا پاؤڈر استعمال کرنا غیر ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی ٹوتھ پیسٹ ہے تو اس کو ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ راقم الحروف وائتھ لبارٹری لاہور میں Kolnos ٹوتھ پیسٹ بناتا رہا ہے اور اس کے فارمولے میں ہڈیوں کا پاؤڈر نہیں ہے۔ ٹوتھ پیسٹ کے اکثر فارمولوں میں اغلباً ہڈیوں کا پاؤڈر نہیں ہوتا۔

۹۔ مذبوح جانوروں کا خون جن دواؤں میں استعمال ہوتا ہے ان سے پرہیز لازمی ہے کیونکہ ان میں حرام جانوروں کا خون بھی ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ جلیٹین کا استعمال عام ہے۔ اس کے بنانے میں قلب ماھیت نہیں ہوتی بلکہ ہڈی یا چمڑے کے ایک جزء کو علیحدہ کر کے صاف کر لیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال گوند جیسی اشیاء بنانے یا کھانے والی چیزوں میں استعمال کرنا بالکل حرام ہے۔ پاکستان میں حلال جانوروں کے چمڑے اور ہڈی سے جلیٹین بن رہی ہے اور کھانے کی دوکانوں پر بک بھی رہی ہے۔ اگرچہ اتنی عمدہ نہیں ہے جتنی مغرب کے ملکوں سے بن کر آتی ہے۔ اس کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور حرام چیزوں کے استعمال کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں جلیٹین کے کیپسول (Capsule) بھی حلال جانوروں سے حاصل کردہ چمڑہ اور ہڈی سے بنی ہوئی جلیٹین سے بنائے جاسکتے ہیں۔ اس سے ہمارے مذبح خانوں میں جو چمڑہ یا ہڈی ضائع ہو جاتی ہے وہ بھی کام آئیگی۔ ہمیں زرمبادلہ کی بچت بھی ہوگی اور ہم حرام سے بھی بچ جائیں گے۔ جلیٹین حرام جانوروں سے حاصل کردہ حرام ہے اور قلب ماھیت کے تحت یہ مسئلہ آتا ہی نہیں۔ کیونکہ اس میں قلب ماھیت نہیں ہوتی۔

انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعے عقود و معاملات

۱۔ ''مکان عقد'' کی شرط جدید حالات میں ضروری نہیں۔ دو شخص الگ الگ سواریوں پر یا